بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصاراللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA
محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)　Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

سریہ کُرز بن جابر اور غزوہ ذی قرد کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24؍ جنوری 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے زمانے کے سرایا کا ذکر ہو رہا ہے۔ آج اس سلسلے میں پہلے سریہ کُرز بن جابر کا ذکر کروں گا۔

یہ سریہ شوال ۶؍ہجری میں عرانیین کی طرف ہوا۔ بعض کے نزدیک یہ سریہ سعید بن زید کا تھا لیکن اکثریت کا قول ہے کہ یہ سریہ کُرز بن جابر کا تھا جبکہ ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ سریہ جریر بن عبد اللہ کا ہے۔ لیکن اس قول کی تردید بھی کی گئی ہے۔

اس سریے کی تفصیل یوں ہے کہ عُکل اور عرینہ قبائل کے تقریباً آٹھ آدمی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو بیمار بھی تھے اور عرض کی کہ ہمیں پناہ دیں اور ہمیں کھانا کھلائیں۔ وہ مسجدِ نبوی میں مقیم ہوئے اور جلد ہی صحت مند ہوگئے مگر انہیں مدینے کی آب و ہوا راس نہ آئی۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کی اجازت اور حکم سے یہ اونٹوں کی چراگاہوں میں چلے گئے۔ آنحضرت ﷺ کے بے پناہ شفقت کے اس سلوک کے باوجود جب یہ لوگ چراگاہوں میں اونٹنیوں کے پاس آئے تو کافر ہوگئے اور اونٹنیوں کو ہانک کر اپنے ساتھ لے گئے، گویا صحت مند ہو کر انہوں نے آنحضور ﷺ سے دھوکا کیا۔ آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام یسار اور ان کے چند ساتھیوں نے ان کا پیچھا کیا تو انہوں نے مسلمانوں سے لڑائی کی اور نہایت بے رحمی سے یسار کے ہاتھ پیر کاٹ کر، ان کی آنکھوں اور زبان میں کانٹے چبھوئے اور انہیں شہید کر دیا۔ پھر یہ چرواہوں کی طرف آئے اور ان سب کو بھی قتل کر دیا۔ بچ جانے والا ایک شخص

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ انہوں نے میرے ساتھی کو قتل کر دیا ہے اور اونٹوں کو لے کر چلے گئے ہیں۔ اس اطلاع کے ملنے پر آنحضرت ﷺ نے بیس افراد کی ایک پارٹی روانہ کی، جس نے آنحضور ﷺ کی دعا کے طفیل اسی روز یا اگلے روز ان لوگوں کو گرفتار کر لیا اور یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کیے گئے۔

مختلف روایات کے مطابق آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کے ساتھ وہی سلوک فرمایا جو انہوں نے مسلمان چرواہوں کے ساتھ کیا تھا، مگر اُس وقت تک مثلے کی ممانعت کی اسلامی تعلیم نازل نہ ہوئی تھی، بعد میں جب یہ ممانعت نازل ہوئی تو آنحضرت ﷺ جس بھی لشکر کو روانہ کیا کرتے اسے مثلے سے منع فرماتے اور صدقے کی تعلیم دیتے۔

حضرت مرزا بشیر احمدؓ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے لیے یہ دن بہت خطرناک تھے، کیونکہ قریش اور یہود کے انگیخت سے سارا ملک ان کی عداوت کی آگ سے شعلہ زن ہو رہا تھا اور اپنی جدید پالیسی کے ماتحت انہوں نے یہ بھی فیصلہ کیا تھا کہ مدینہ پر باقاعدہ حملہ کی بجائے مسلمانوں کو دھوکے سے نقصان پہنچایا جائے۔

ان ظالموں کو سزا دیے جانے کے متعلق حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں: اس معاملے میں ظلم کی ابتدا کفار کی طرف سے تھی۔ پھر یہ فیصلہ بھی موسوی شریعت کے مطابق کیا گیا تھا، لیکن پھر بھی اسلام نے اسے برقرار نہیں رکھا اور آئندہ کے لیے ایسے طریق سے منع کر دیا۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ بعض مغربی محققین نے جن میں میور صاحب بھی شامل ہیں اس واقعے کا ذکر کرتے ہوئے حسبِ عادت اعتراض کیا ہے، فرمایا اس معاملے میں اسلام کا دامن بالکل پاک نظر آتا ہے کیونکہ دراصل یہ فیصلہ اسلام کا نہیں تھا بلکہ حضرت موسیٰ کا تھا جن کی شریعت کو حضرت مسیح ناصری نے منسوخ نہیں کیا بلکہ برقرار رکھا۔ ہاں اگر ہمارے معترضین کے پیشِ نظر حضرت مسیح کا یہ قول ہے کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرا گال بھی سامنے کر دو... سوال یہ ہے کہ کیا یہ تعلیم کسی عقل مند کے نزدیک قابلِ عمل ہے اور کیا آج تک کسی مسیحی مرد یا عورت یا کسی مسیحی جماعت یا حکومت نے اس تعلیم پر عمل کیا ہے؟ منبروں پر چڑھ کر وعظ کرنے کے لیے بیشک یہ ایک عمدہ تعلیم ہے مگر عملی دنیا میں اس تعلیم کو کوئی بھی وزن حاصل نہیں۔ فرمایا اسلام افراط و تفریط کے رستے کو چھوڑ کر وہ وسطی تعلیم دیتا ہے جو دنیا میں حقیقی امن کی بنیاد ہے۔ یعنی ہر بدی کی سزا اس کے مناسبِ حال اور اس کی شدّت کے مطابق ہونی چاہیے لیکن اگر حالات ایسے ہوں کہ معاف کرنے یا نرمی کرنے سے اصلاح کی امید ہو تو پھر معاف کرنا یا نرمی کرنا بہتر ہے اور ایسا شخص خدا کے

نزدیک نیک اجر کا مستحق ہو گا۔ اسلام نے یہ قید لگا دی ہے کہ وہ مناسب حد سے آگے نہ گزرے اور مثلہ وغیرہ کے وحشیانہ افعال کو یک قلم بند کر دیا گیا۔ اس کے مقابل پر مسیحی لوگ باوجود حضرت مسیح ناصری کی اس نمائشی تعلیم کے جو عملی نمونہ دشمنوں کے ساتھ سلوک کا دکھاتے رہے ہیں اور جنگوں میں جن افعال کے مرتکب ہوتے رہے ہیں اور ہو رہے ہیں وہ تاریخ عالم کا ایک کھلا ہوا ورق ہے جس کے اعادہ کی اس جگہ ضرورت نہیں ہے۔ کیا کچھ نہیں یہ کرتے۔

اب ایک غزوے کا ذکر کروں گا جو غزوہ ذی قرد کہلاتا ہے۔ اس کے متعلق سیرت نگاروں اور محدثین میں اختلاف ہے کہ یہ کب ہوا۔ محدثین اسے صلح حدیبیہ کے بعد اور غزوہ خیبر سے پہلے قرار دیتے ہیں جبکہ سیرت نگار اسے غزوہ لحیان کے بعد بتاتے ہیں۔ امام بخاری اور امام مسلم اسے غزوہ خیبر سے تین دن پہلے بیان کرتے ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اس غزوہ کو محرم ۷/ہجری کا غزوہ بیان کیا ہے۔

اس غزوے کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیس دودھ دینے والی اونٹنیاں تھیں اور کچھ دوسرے اونٹ بھی شامل تھے۔ یہ اونٹنیاں چراگاہ میں چرتی تھیں اور ایک چرواہا روز مغرب کے وقت ان کا دودھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا کرتا تھا۔ ایک روز عیینہ فزاری نے بنو غطفان کے چالیس گھڑ سواروں کے ساتھ ان پر حملہ کر دیا اور یہ لوگ اونٹنیاں لے گئے۔ حملے کے دوران ان لوگوں نے حضرت ابوذر کے بیٹے ذر کو قتل کر دیا جو ان اونٹنیوں کا چرواہا تھا اور حضرت ابوذر کی بیوی لیلیٰ کو قید کر کے لے گئے۔ عیینہ غزوہ احزاب کے موقعے پر قبیلہ بنو فزارہ کا سردار تھا، عیینہ نے فتح مکہ کے بعد یا ایک روایت کے مطابق فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا، اس نے غزوہ حنین اور طائف میں بھی شرکت کی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے بنو تمیم کی سرکوبی کے لیے پچاس سواروں کے ساتھ بھیجا تھا، اس میں کوئی بھی مہاجر یا انصار صحابی موجود نہ تھا۔ عہدِ صدیقی میں یہ ارتداد کا شکار ہو گیا، اور طلیحہ کے دعوے کے بعد اس کے ساتھ مل گیا، اور اس کی بیعت کر لی، جب یہ قید ہو کر حضرت ابو بکرؓ کے پاس آیا تو آپؓ نے اس پر احسان کرتے ہوئے اسے معاف کر دیا، اس کے بعد اس نے دوبارہ اسلام قبول کر لیا۔

اس کی تفصیل میں لکھا ہے کہ عیینہ کے حملے سے پہلے حضرت ابوذرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اونٹنیوں کی چراگاہ کی طرف جانے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے تمہارے متعلق خطرہ ہے کہ دشمن تم پر اس جانب سے حملہ آور نہ ہو جائے کیونکہ ہم عیینہ اور اس کے ساتھیوں سے امن میں نہیں ہیں اور یہ جگہ بھی ان کی جانب ہے۔ حضرت ابوذرؓ نے اصرار کیا آپ ﷺ نے فرمایا مجھے خدشہ ہے کہ تمہارا بیٹا قتل اور تمہاری

بیوی گرفتار کرلی جائے گی اور تم ایک عصا کا سہارا لئے ہوئے آؤ گے۔ حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ تعجب ہے مجھ پہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ مجھے تمہارے متعلق خدشہ ہے اور میں پھر بھی اصرار کرتا رہا۔ پھر اللہ کی قسم ایسا ہی ہوا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا۔ میں گھر میں تھا اور آنحضرت ﷺ کی اونٹنیاں باڑے میں واپس لائی جا چکی تھیں۔ انہیں سیر اب کیا جا چکا تھا یعنی پانی خوراک دیا جا چکا تھا۔ ان کا دودھ دوہا جا چکا تھا پھر ہم سو گئے تو رات کے وقت عیینہ نے چالیس سواروں کے ساتھ ہم پر حملہ کر دیا۔ انہوں نے رک کر آواز دی تو میرا بیٹا باہر نکلا جسے انہوں نے قتل کر دیا۔

اس حوالے سے حضرت سلمی بن اکوع کا دشمن کے تعاقب میں نکلنے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ سلمہ بن اکوع نے اونٹنیاں لے جانے والوں کا تعاقب کیا اور ان پر بڑا بھرپور حملہ کیا اور کئی اونٹنیاں واپس لینے میں کامیاب ہو گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اس سب معاملے کا علم ہوا تو مدینے میں منادی کروادی گئی، اس منادی پر کئی اکابر صحابہؓ حاضر ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے سعد بن زیدؓ کو امیر مقرر فرمایا اور تعاقب کے لیے روانہ کیا اور خود رسول اللہ ﷺ پانچ سو یا سات سو صحابہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔

حضور اکرم ﷺ نے مقداد بن اسودؓ کے نیزے پر جھنڈا باندھا۔ اس مہم میں ایک واقعہ کا ذکر یوں ملتا ہے کہ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو عیاش کیا تم اپنا گھوڑا کسی ایسے شخص کو نہیں دیتے جو تم سے بہتر سوار ہے تا کہ وہ دشمن سے جا ملے۔ حضرت ابو عیاشؓ نے کہا کہ اے اللہ کے رسول میں سب سے اچھا سوار ہوں وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہہ دیا آنحضرت ﷺ کو یہ کہہ دیا اور پھر میں نے گھوڑے کو ایڑھ لگائی لیکن ابھی پچاس گز ہی چلا تھا کہ اس نے مجھے زمین پر گرا دیا۔ مجھے حیرانی ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے کہ گھوڑا اپنے سے بہتر سوار کو دے دو اور میں کہہ رہا تھا کہ میں سب سے بہتر گھڑ سوار ہوں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو عیاشؓ کا یہ گھوڑا حضرت معاذ بن ماعصؓ کو دے دیا۔ اس غزوے میں صحابہؓ نے بڑی بہادری اور جاں نثاری سے لڑائی کی اور بعض صحابہؓ نے بڑی شجاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے شہادت کو گلے لگایا۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور نے یہ تفصیل آئندہ جاری رہنے کا ارشاد فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ أَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔